الٹراساؤنڈ سے جنس معلوم کرنا، ٹیسٹ ٹیوب بے بی،
جینڈر سلیکشن، فیملی پلاننگ

۱۵۱
۹۶/۵

السلام علیکم!

سوال (1) الٹراساؤنڈ کے ذریعے پیدائش سے پہلے بچے کی جنس
معلوم کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(2) آئی وی الف (IVF) یا ٹیسٹ ٹیوب بیبی کا طریقہ استعمال
جس میں مرد اور عورت کے تولیدی خلیات کو جسم سے باہر
ملا کر حمل قرار دیا جاتا ہے کیا جائز ہے؟
اور خلیات ملا کر اسی عورت میں منتقل کرنا ہے یا کسی
اور عورت کے جسم میں بھی حمل ٹھہرا سکتے ہیں؟

(3) آئی وی الف (IVF) کے ذریعے سے یہ انتخاب کیا جا سکتا
ہے کہ لڑکا پیدا ہونا چاہیے یا لڑکی؟ کیا حمل سے پہلے یہ منتخب
کرنا یا فرمائش کرنا کہ ہمیں لڑکا ہی چاہیے جائز ہے؟

(4) نس بندی یا فیملی پلاننگ یا (CONTRACEPTION) کے بارے
میں اسلام کیا کہتا ہے؟
مثلاً دو بچے پیدا ہونے کے بعد اکثر اوقات خواتین
فیملی پلاننگ کے چلتے مانع حمل طریقے استعمال کرنے لگتی ہیں!
اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

السائل
ڈاکٹر حافظ محمد سعد
حافظ آباد

دار الافتاء
۹۶/۵
۲۴/۱۲/۱۴۴۵ھ
۱/۷/۲۰۲۴ء
جامعہ عبداللہ بن مسعود

Daar-UL-Iftaa
Jamia Abdullah Bin Umar
23km Ferozpur Road Near Kahna Nou
Lahore Pakistan

دارُالاِفتاء
جامعہ عبداللہ بن عمر
۲۳ کلو میٹر فیروزپور روڈ نزد کاہنہ نو، لاہور پاکستان
۰۳۳۲-۸۲۹۱۲۲۱ ، ۰۴۲-۳۵۲۷۲۲۷۰

جامعہ عبداللہ بن عمر

دار الافتاء کا جواب پوچھے گئے سوال کے مطابق ہوتا ہے سوال کی پوری تفصیل صحیح صحیح بتانا پوچھنے والے کی ذمہ داری ہے۔ سوال میں غلطی یا کمی کی صورت میں جواب کالعدم سمجھا جائے۔

حوالہ نمبر:	فتوی نمبر: ۹۶/۵	سائل:	مجیب: محمد طارق محمود
مفتی: مفتی محمد نوید خان صاحب	مفتی:		
کتاب: الحظر والاباحۃ	باب: الطب	تاریخ ہجری: ۱۴۴۵/۲/۲۴ھ	تاریخ عیسوی: ۲۰۲۳/۹/۱۱ء

الجواب حامدًا ومصليًا

۱- واضح ہو کہ عورت کو عورت کے سامنے بھی ناف سے لے کر گھٹنے تک کا بدن کھولنا جائز نہیں الا یہ کہ کوئی ضرورت ہو۔ بچے کی جنس معلوم کرنا چونکہ ضرورت میں داخل نہیں اور الٹرا ساؤنڈ (Abdominal Ultrasound) میں ناف سے نیچے کا بدن دکھانا ہوتا ہے، لہٰذا صرف یہ معلوم کرنے کے لیے کہ بچہ ہے یا بچی الٹرا ساؤنڈ کرانا جائز نہیں۔ البتہ علاج کی کسی واقعی ضرورت کے تحت الٹرا ساؤنڈ کرایا اور اس کے ضمن میں بچے کی جنس معلوم ہوگئی تو یہ درست ہے۔ اور ایسی ضرورت میں خاتون کا الٹرا ساؤنڈ حتی الامکان خاتون سے کرانا چاہیے اور صرف ضرورت کی حد تک بدن کھولنا درست ہے۔ (ماخذہ: بہشتی زیور مدلل: ص۲۵۳، ۶۶۶، ۶۶۷)

الدر مع الرد : ٦/٣٧١

(وتنظر المرأة المسلمة من المرأة كالرجل من الرجل) وقيل كالرجل لمحرمه والأول أصح سراج

الفتاوى الهندية : ٥/٣٣٠

ويجوز النظر إلى الفرج للخاتن وللقابلة وللطبيب عند المعالجة ويغض بصره ما استطاع، كذا في السراجية.

بدائع الصنائع : ٥/١٢٤ ، كتاب الاستحسان

دار الافتاء

CamScanner

ولا يجوز لها أن تنظر ما بين سرتها إلى الركبة إلا عند الضرورة بأن كانت قابلة فلا بأس لها أن تنظر إلى الفرج عند الولادة.

وكذا لا بأس أن تنظر إليه لمعرفة البكارة في امرأة العنين والجارية المشتراة على شرط البكارة إذا اختصما وكذا إذا كان بها جرح أو قرح في موضع لا يحل للرجال النظر إليه فلا بأس أن تداويها إذا علمت المداواة فإن لم تعلم تتعلم ثم تداويها فإن لم توجد امرأة تعلم المداواة ولا امرأة تتعلم وخيف عليها الهلاك أو بلاء أو وجع لا تحتمله يداويها الرجل لكن لا يكشف منها إلا موضع الجرح ويغض بصره ما استطاع لأن الحرمات الشرعية جاز أن يسقط اعتبارها شرعا لمكان الضرورة كحرمة الميتة وشرب الخمر حالة المخمصة والإكراه لكن الثابت بالضرورة لا يعدو موضع الضرورة لأن علة ثبوتها الضرورة والحكم لا يزيد على قدر العلة هذا الذي ذكرنا حكم النظر والمس.

۲ ۔ مصنوعی طریقہ تولید کی ایک صورت آئی وی ایف (In Vitro Fertilization) بھی ہے۔اسے ٹیسٹ ٹیوب بے بی بھی کہتے ہیں۔اس میں میاں بیوی کا مادہ تولید حاصل کر کے رحم سے باہر ٹیوب میں مخصوص مدت تک رکھا جاتا ہے اور پھر بیوی کے رحم (Womb) میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔

آئی وی ایف کے بارے میں سمجھنا چاہیے کہ یہ ایک حد تک غیر فطری طریقہ تولید ہے۔اور اولاد کے لیے اس حد تک تدبیر میں تکلف اور مبالغہ اختیار کرنا شریعت کی نظر میں کوئی پسندیدہ کام نہیں۔نیز اس میں جو خرابیاں ہیں ان سے بچ کر آئی وی ایف کا طریقہ اختیار کرنا بہت دشوار ہوتا ہے۔مثلا خاتون کا ستر کوئی مرد نہ دیکھے، میاں بیوی کے مادہ تولید میں کسی اجنبی کا مادہ ملنے نہ دیا جائے، بچے ہوئے خلیات ضائع کر دیے جائیں وغیرہ وغیرہ۔علاج کرنے اور کرانے والے دونوں ہی عام طور پر ان باتوں کا لحاظ نہیں رکھ پاتے۔لہذا معالج کو نہ چاہیے کہ آئی وی ایف کی طرف جانے کی عمومی ترغیب دے اور اس کی حوصلہ افزائی کرے۔بلکہ جہاں تک ممکن ہو اس کی بجائے دوسرا علاج تجویز کرے جس میں شریعت کی خلاف ورزی کا کوئی اندیشہ نہ ہو۔البتہ اگر کسی خاص جوڑے کے معاملے میں سخت مجبوری ہو اور مخصوص شرائط کی پابندی کا اطمینان بھی ہو تو یہ طریقہ اختیار کرنے کی گنجائش ہو سکتی ہے۔ایسی صورت میں ان کے حالات لکھ کر تفصیلی حکم معلوم کر لینا چاہیے۔(ماخذہ: فتاوی محمودیہ: ۲۷/۳۳۴ – ۳۵۱،دار الاشاعت ، چند اہم عصری مسائل :۲/۲۹۶ – ۳۰۰،دار الافتاء دار العلوم دیوبند ، فتاوی عثمانی : ۴/۲۳۸ – ۳۲۶، فتاوی بینات:۴/۲۹۲ – ۳۲۰)

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۙ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ (الشوری:۴۹،۵۰)

اللہ ہی کی ہے (سب) سلطنت آسمانوں کی اور زمین کی۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ (چنانچہ) جس کو چاہتا ہے بیٹیاں عطا فرماتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے عطا فرماتا ہے یا ان کو (جس کے لیے چاہے) جمع کر دیتا ہے (کہ) بیٹے بھی (دیتا ہے) اور بیٹیاں بھی اور جس کو چاہے بے اولاد رکھتا ہے۔ بے شک وہ بڑا جاننے والا بڑی قدرت والا ہے۔ (بیان القرآن)

۳ - جنس کے انتخاب (Gender Selection) کے لیے جو طریقہ اختیار کیا جاتا ہے اس کی تفصیل بتا کر یہ سؤال دوبارہ پوچھ لیں۔

۴ - نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ (سنن ابی داؤد: ۲۰۵۰ / محی الدین، سكت عنه أبوداود وصححه الحاكم والذهبي . مستدرك الحاكم : ٢٦٨٥) ایسی عورت سے نکاح کرو جو بہت محبت کرنے والی ہو بہت بچے جننے والی ہو کیونکہ میں تمھاری تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔

اس حدیث سے واضح ہوا کہ مسلمانوں کو آبادی بڑھانے کی ترغیب دی گئی ہے۔ لہذا برتھ کنٹرول کو عام طور پر رواج دینا شریعت کے بالکل خلاف ہے۔ البتہ اگر کسی کو واقعی کوئی عذر ہو جیسے مثلا کمزوری کی وجہ سے حمل کی برداشت نہ ہو تو ایسی صورت میں عارضی طور پر مانع حمل (Contraception) تدابیر اختیار کرنا جائز ہے۔ جب عذر ختم ہو جائے تو پھر یہ بھی جائز نہیں۔ اور کوئی ایسا طریقہ اختیار کرنا جس سے سلسلہ پیدائش مستقل طور پر ختم ہو جائے بڑا گناہ ہے الا یہ کوئی شدید عذر ہو۔

(مأخذہ : فتاوی محمودیہ : ۲۷/۳۵۳ – ۳۸۴، فاروقیہ، جواہر الفقہ: ۷/۷۵ - ۱۵۶) ....والله سبحانه وتعالى أعلم

الجواب صحیح
بندہ محمد شعیب عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ عبد اللہ بن عمر لاہور
۹۶/۵

محمد نوید خان عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور

طارق محمود عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور
۲۴ صفر ۱۴۴۵ھ
۱۱ ستمبر ۲۰۲۳ء